

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) ایس یو پی پی-19 ایس سی آر

جے سری نواساراؤ

بنام

حکومت - اے - پی - اور اے - دیگر

نومبر 24, 2006

(ایس - بی - سنہا اور مارکنڈی کاٹجو، جسٹس صاحبان)

آندھرا پردیش موٹروہیکل ٹیکسیشن ایکٹ، 1963؛ دفعہ 3 اور اطلاع نامہ مورخہ 27.4.1993 کے تحت جاری کیا گیا:

موٹر گاڑیوں / میکسی کیب پر ٹیکس کا محصول - ٹیکس کی شرح میں اضافہ - عدالت عالیہ کی طرف سے مسترد کردہ اطلاع نامہ - چیلنج جاری کر کے شق میں ترمیم - اپیل پر منعقد: چونکہ ایکٹ ٹیکس کی معاوضے کی نوعیت فراہم کرتا ہے، لہذا اس کی تشریح اس کے محصولات کے مقصد اور مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جانی چاہیے - ایکٹ کے دفعہ 3 کا ٹیکس کی شرح کو بڑھانے کے لیے ریاست کے اختیارات کو محدود کرنے کے لیے قانونی حکم امتناعی نامہ فراہم کرتا ہے - اسے مناسب معنی دیا جاسکتا ہے تاکہ مقننہ کے واضح ارادے کو شکست سے روکا جاسکے - شک کی صورت میں، ٹیکس دہندہ کے حق میں اور آمدنی کے خلاف تعمیر کی جانی چاہیے - عدالتیں تشریح کے سنہری اصول کو نافذ کرنے کی کوشش کریں گی اور قانونی حیثیت فراہم نہیں کریں گی - سوال میں اطلاع نامہ تبدیل کرنا چاہتی ہے - ٹیکس کے طریقے کی بنیاد، لہذا، غیر قانونی ہے اور اسے برقرار نہیں رکھا جاسکتا - قوانین کی تشریح - سنہرے اصول -

نظریات:

'نوسیٹوراے سوسائیس' اور 'ایکسٹیم جنرس' کا نظریہ - کا اطلاق -

ریاست آندھرا پردیش نے ریاست میں موٹر گاڑیوں پر ٹیکس لگانے سے متعلق قانون کو مستحکم کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کے لیے آندھرا پردیش موٹر و ہیکلز ٹیکسیشن ایکٹ، 1963 نافذ کیا۔ ایکٹ کے ساتھ منسلک شیڈول میں، میکسی کیب کے لیے ٹیکس کی شرح چھ سے زائد مسافروں کو لے جانے کی اجازت تھی لیکن بارہ سے زائد مسافروں کو 1000 روپے میں مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ اطلاع نامہ مورخہ 27.04.1997 میں موجود ترمیم کی وجہ سے، ٹیکس کی شرح میں ترمیم کی گئی تھی۔ مطلوبہ اطلاع نامہ پر سوال اٹھاتے ہوئے، اپیل کنندہ کی طرف سے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی تھی جسے عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ شیڈول کی دیگر تمام اندراجات میں ٹیکس سیٹ کی بنیاد پر عائد کیا گیا تھا، اس کی دفعات کو ہم آہنگی سے پڑھنے سے یہ نتیجہ اخذ ہوگا کہ شیڈول آف ایکٹ میں مقرر کردہ ٹیکس کی شرح قانون میں درست ہے۔ لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ عدالت عالیہ نے تنازعہ حکم منظور کرنے میں ایک واضح غلطی کی ہے کیونکہ وہ اس بات پر غور کرنے میں ناکام رہی ہے کہ ٹیکس لگانے والے قانون کی تعمیر کے حوالے سے کسی شک کی صورت میں اسے ٹیکس دہندہ کے حق میں سمجھا جانا چاہیے نہ کہ آمدنی کے؛ اور یہ کہ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ کچھ چھوٹا ہوا معاملہ ہے، عدالت کی طرف سے اسے فراہم نہیں کیا جاسکتا تھا۔

جواب دہندگان نے پیش کیا کہ ٹیکس لگانے کے قانون کی تشریح میں، کسی بھی لفظ کا اضافہ جائز نہیں ہے؛ اور سخت تعمیر کا یہ قاعدہ صرف چارجنگ دفعہ پر لاگو ہوتا ہے نہ کہ ایکٹ کی مشینری کی دفعات پر۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1-1- ریاست کی طرف سے نافذ کردہ آندھرا پردیش موٹر و ہیکلز ویلیویشن ایکٹ ٹیکس کی معاوضے کی نوعیت فراہم کرتا ہے۔ کسی دیئے گئے معاملے میں معاوضہ ٹیکس سے متعلق قانون کو اس مقصد اور مقصد کے حوالے سے سمجھا جانا چاہیے جس کے لیے اسے عائد کیا گیا تھا۔ (539-ب)

ہردیو موٹر ٹرانسپورٹ بمقابلہ ریاست ایم پی اور دیگر، جے ٹی (2006) 9 ایس سی 454، پراختصار کیا۔

1-2- ایکٹ کے دفعہ 3 میں ایک چارجنگ دفعہ فراہم کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں استعمال ہونے والی یا استعمال کے لیے رکھی جانے والی ہر موٹر گاڑی پر ٹیکس پہلے شیڈول میں بیان کردہ نرخوں پر عائد کیا جائے گا۔ اس لیے ٹیکس کا محصول موٹر گاڑیوں پر ہے۔ گاڑی کے استعمال یا زمرے کے لحاظ سے اس کی قیمتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ (539-سی)

1-3- میکسی کیس اگرچہ "کنٹریکٹ کیرج" کی تعریف کے دائرہ کار میں آتے ہیں، لیکن وہاں ٹیکس کی شرح کو قانون میں ہی مختلف طریقے سے فراہم کیا گیا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 3 میں منسلک شرطیہ دفعہ ایک قانونی حکم امتناعی نامہ فراہم کرتا ہے جو ٹیکس کی شرح کو بڑھانے کے ریاست کے اختیار کو محدود کرتا ہے۔ (539-ڈی)

وی وی ایس شوگرز بمقابلہ گورنمنٹ آف اے پی اور دیگر۔، (1999) 4 ایس سی سی 192، پراختصار کیا۔

کیپ برانڈی سنڈیکیٹ بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کمشنر، (1921) 1 کے بی 64، حوالہ دیا گیا۔

1-2- جب ٹیکس کی شرح کسی قانون کے تحت فراہم کی جاتی ہے، تو اس کی تعمیر نو سیٹوراے سوسائٹس اور ایجنڈیم جینز کے اصولوں کو لاگو نہیں کرے گی۔ ٹیکس کی شرح 1000 روپے مقرر کی گئی تھی۔ یہ مخصوص موٹر گاڑی پر ٹیکس تھا۔ ٹیکس کا حساب مسافروں کی بنیاد پر نہیں لگایا جاتا تھا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے کی دفعات مسافروں پر ٹیکس عائد کریں۔ لیکن، وہ موٹر گاڑیوں کے سلسلے میں تھے جو مختلف مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

2-2- میکسی کیب اگرچہ "معاہدہ جاتی سواری" کے دائرے میں آتی ہے لیکن اس میں بارہ سے زائد مسافر نہیں لے جاسکتے۔ یہ "معاہدہ جاتی سواری" کی اقسام میں سے ایک مخصوص قسم ہے۔ (540-اے-بی)

2-3- ایک بار جب ٹیکس کی شرح طے ہو جاتی ہے اور اس کا احساس ہو جاتا ہے، تو اس کی شرح میں اضافہ کرنے والے کسی بھی اطلاع نامہ کو ایکٹ کے دفعہ 3 میں منسلک شرطیہ دفعہ قانونی حدود کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ایکٹ کے دفعہ 3 کو ایک شرطیہ دفعہ کی روشنی میں پڑھنا ہوگا۔ اسے اس کا صحیح معنی دیا جانا چاہیے۔ (540-بی-سی)

گر سہائی سیگل بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، پنجاب، (1963) 3 ایس سی آر 893، حوالہ دیا گیا۔

2-4۔ ایکٹ کے ساتھ منسلک شیڈول کو سادہ معنی دینے سے مشینری کی فراہمی ناقابل عمل نہیں ہو جاتی۔ اس نے مقننہ کے واضح ارادے کو شکست سے نہیں روکا۔ اسے مناسب معنی دیا جاسکتا ہے۔ شک یا تنازعہ کی صورت میں، یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے؛ ٹیکس دہندہ کے حق میں اور محصول کے خلاف تعمیر کی جانی چاہیے۔ یہ مزید برآں معروف ہے کہ چھوٹا ہوا معاملہ فراہم نہیں کیا جاسکتا۔ (540-ڈی-ای؛ جی)

سنیہ انٹرپرائزز بمقابلہ کسٹمر کمشنر، نئی دہلی، (2006) 7 ایس سی سی 714 اور اشوک لٹکا بمقابلہ رشی دکشت، (2005) 5 ایس سی سی 598، پراختصار کیا۔

چمپا کماری سنگھی اور دیگران بنام ممبر مجلس مال، مغربی بنگال اور دیگر، اے آئی آر (1970) ایس سی 1108: (1970) 1 ایس سی سی 404، ممتاز۔

'قانون کی نوعیت اور ذرائع' (دوسرا ایڈیشن - 1921) بذریعہ گرے، حوالہ دیا گیا۔

2-5۔ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ ٹیکس لگانے والے قانون کی تشریح کرتے ہوئے عدالت تشریح کے سنہری اصول یعنی لفظی تشریح کے اصول کو نافذ کرنے کی کوشش کرے گی اور چھوٹا ہوا معاملہ فراہم نہیں کرے گی۔ (543-ڈی-ای)

ہردیو موٹر ٹرانسپورٹ بمقابلہ ریاست ایم پی اور دیگر، جے ٹی (2006) 9 ایس سی 454، پراختصار کیا۔

2-6۔ دفعات کو سادہ معنی دیتے ہوئے، ایکٹ کے دفعہ 3 میں منسلک شرطیہ دفعہ کی توہین میں ٹیکس کی شرح میں اضافہ نہیں کیا جاسکا۔ جیسا کہ یہ اطلاع نامہ ٹیکس کے طریقے کی بنیاد کو تبدیل کرنا چاہتا ہے، غیر قانونی ہے اور اس طرح اسے برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ (543-سی)

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: 2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5181۔

عدالت عالیہ کے حد اختیار، آندھرا پردیش، حیدرآباد کے فیصلے اور حکم سے عرضی درخواست نمبر
2005/6179 میں۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس اویا کمار ساگر، مینا مادھون، پوجا این گپتا اور نیور کونگلو (لائزنٹ اینڈ کمپنی کے
لیے)۔

جواب دہندگان کے لیے آرسندرور دھن، مسز ڈی بھارتی ریڈی، محترمہ سنیہا بھاسکر اور پی ونے کمار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا
ایس۔ بی۔ سنہا، جے۔ اجازت دی گئی۔

ریاست آندھرا پردیش نے ریاست آندھرا پردیش میں موٹر گاڑیوں پر ٹیکس لگانے سے متعلق قانون کو مستحکم
کرنے اور اس میں ترمیم کرنے کے لیے آندھرا پردیش موٹر و ہیکل ٹیکسیشن ایکٹ، 1963 (مختصر طور پر "ایکٹ")
نافذ کیا۔ ایکٹ کا دفعہ 3 درج ذیل ہے:

"3 (1) حکومت، وقتاً فوقتاً اطلاع نامہ کے ذریعے، ہدایت دے سکتی ہے کہ ریاست میں عوامی جگہ پر
استعمال ہونے والی یا استعمال کے لیے رکھی گئی ہر موٹر گاڑی پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کردہ اطلاع نامہ میں موٹر گاڑیوں کی اس کلاس کی وضاحت کی جائے گی
جس پر، ان ادوار کی شرحیں جن پر ٹیکس عائد کیا جائے گا، اور جس تاریخ سے ٹیکس عائد کیا جائے گا:

بشرطیکہ ٹیکس کی شرحیں کالم (1) میں متعلقہ اندراج میں متعین نیویٹک ٹائروں سے لیس موٹر گاڑیوں کی

کلاسوں کے سلسلے میں پہلی شیڈول کے کالم (2) میں بیان کردہ زیادہ سے زیادہ حد سے زیادہ نہیں ہوں گی؛ اور موٹر گاڑیوں کی ایسی کلاسوں کے سلسلے میں مذکورہ زیادہ سے زیادہ نصف گنا جو غیر نیویٹک ٹائروں سے لیس ہوں۔

ایکٹ کے ساتھ منسلک شیڈول میں، میکسی کیم کے لیے ٹیکس کی شرح چھ سے زائد مسافروں کو لے جانے کی اجازت تھی لیکن بارہ سے زائد مسافروں کو 1000 روپے میں مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ 27.4.1997 کے اطلاع نامہ میں موجود ایک ترمیم کی وجہ سے، ٹیکس کی شرح میں مندرجہ ذیل ترمیم کی گئی تھی:

“(ای) گاڑی کے ڈرائیور کے علاوہ ہر مسافر کے لیے صوبہ جاتی سطح پر اجازت نامے کے تحت آنے والی 8 سے لے کر 13 نشستوں کی گنجائش والی معاہدہ جاتی سواری کو لے جانے کی اجازت ہے۔

روپے۔ 600/-

فی نشست

27.04.1993 کے مطلوبہ اطلاع نامہ پر سوال اٹھاتے ہوئے، یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی تھی جس میں متنازعہ فیصلے کی وجہ سے عدالت عالیہ نے اس رائے کو مسترد کر دیا تھا کہ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ شیڈول ٹیکس کی دیگر تمام اندراجات سیٹ کی بنیاد پر عائد کی گئی تھیں، اس کی دفعات کو ہم آہنگ پڑھنے سے یہ نتیجہ اخذ ہوگا کہ شیڈول آف ایکٹ میں مقرر کردہ ٹیکس کی شرح قانون میں درست ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب کے رادھا کرشنن پیش کریں گے کہ عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم منظور کرنے میں ایک واضح غلطی کی ہے کیونکہ وہ اس بات پر غور کرنے میں ناکام رہی ہے کہ:

(i) ٹیکس لگانے والے قانون کی تعمیر کے حوالے سے کسی شک کی صورت میں اسے ٹیکس دہندہ کے حق میں سمجھا جانا چاہیے نہ کہ محصول کے حق میں۔

(ii) یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ کچھ چھوٹا ہوا معاملہ تھا، اسے فراہم نہیں کیا جاسکتا تھا۔

دوسری طرف مدعا علیہان کی جانب سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب آرسندر وردھن پیش کریں گے کہ ٹیکس لگانے کے قانون کی تعمیر میں کسی بھی لفظ کا اضافہ جائز نہیں ہے اور سخت تعمیر کا قاعدہ صرف ایکٹ کے چارجنگ دفعہ پر لاگو ہوتا ہے نہ کہ مشینری کی دفعات پر۔

اس حقیقت کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتے ہوئے کہ میکسی کیپس "معاهدہ جاتی سواری" کے دائرہ کار میں آتی ہیں، فاضل وکیل یہ استدلال کریں گے کہ دفعات کو ایکٹ کے دفعہ 3 میں موجود قیمت موصول کرنے کے التزام کے ساتھ ساتھ "معاهدہ جاتی سواری" پر عائد ٹیکس کی شرح کے حوالے سے بھی سمجھا جانا چاہیے۔

یہ پیش کیا گیا کہ چھوٹے ہوئے معاملے کو ایسے معاملے میں بھی فراہم کیا جاسکتا ہے جہاں کوئی واضح ضرورت ہو یا جہاں کسی قانون کی تعمیر بے معنی ہو یا مقننہ کے واضح ارادے کے منافی ہو۔

ریاست کی طرف سے نافذ کردہ قانون ٹیکس کی معاوضے کی نوعیت فراہم کرتا ہے۔ کسی دیئے گئے معاملے میں معاوضہ ٹیکس سے متعلق قانون کو اس مقصد اور مقصد کے حوالے سے سمجھا جانا چاہیے جس کے لیے اسے عائد کیا گیا تھا۔ (دیکھیں ہر دیو موٹر ٹرانسپورٹ بمقابلہ ریاست ایم پی اور دیگر، جے ٹی (2006) 19 ایس سی 454)

ایکٹ کے دفعہ 3 میں ایک چارجنگ دفعہ فراہم کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں استعمال ہونے والی یا استعمال کے لیے رکھی جانے والی ہر موٹر گاڑی پر ٹیکس پہلے شیڈول میں بیان کردہ نرخوں پر عائد کیا جائے گا۔ اس لیے ٹیکس کا محصول موٹر گاڑیوں پر ہے۔ گاڑی کے استعمال یا زمرے کے لحاظ سے اس کی قیمتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔

میکسی کیپس اگرچہ "معاهدہ جاتی سواری" کی تعریف کے دائرہ کار میں آتے ہیں، لیکن اس کے لیے ٹیکس کی شرح کو قانون میں ہی مختلف طریقے سے فراہم کیا گیا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 3 میں منسلک شرطیہ دفعہ ایک قانونی حکم انتناعی نامہ فراہم کرتا ہے جو ٹیکس کی شرح کو بڑھانے کے ریاست کے اختیار کو محدود کرتا ہے۔

کیپ براڈی سنڈ کیٹ بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کمشنر (1921) کے بی 64) میں، جے رولٹ نے کہا:

"ٹیکس لگانے کے قانون میں کسی کو صرف وہی دیکھنا ہوتا ہے جو واضح طور پر کہا گیا ہے۔ کسی بھی ارادے کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ٹیکس کے بارے میں کوئی مساوات نہیں ہے۔ ٹیکس کے بارے میں کوئی مفروضہ نہیں ہے۔ کچھ بھی نہیں پڑھنا ہے، کچھ بھی مضمّن نہیں ہے۔ کوئی بھی صرف استعمال شدہ زبان کو منصفانہ طور پر دیکھ سکتا ہے۔"

وی وی ایس سوگرس بنام گورنمنٹ اے پی اور دیگر۔ (1999) 4 ایس سی سی 192، عدالت نے فیصلہ دیا:

"4۔ مذکورہ ایکٹ ایک ٹیکس لگانے والا قانون ہے اور ٹیکس لگانے والے قانون کی تشریح قانون سازی کے ارادے یا دوسری صورت میں بغیر کسی اضافے اور بغیر کسی تخفیف کے کی جانی چاہیے۔"

جب ٹیکس کی شرح کسی قانون کے تحت فراہم کی جاتی ہے، تو اس کی تعمیر نو سیٹور اے سوسائٹس اور ایجسٹیم جینز کے اصولوں کو لاگو نہیں کرے گی۔ ٹیکس کی شرح 1000 روپے مقرر کی گئی تھی۔ یہ مخصوص موٹر گاڑی پر ٹیکس تھا۔ ٹیکس کا حساب مسافروں کی بنیاد پر نہیں لگایا جاتا تھا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے کی دفعات مسافروں پر ٹیکس عائد کریں۔ لیکن، وہ موٹر گاڑیوں کے سلسلے میں تھے جو مختلف مقاصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

میکسی کیب اگرچہ "معاهدہ جاتی سواری" کے دائرے میں آتی ہے لیکن اس میں بارہ سے زائد مسافر نہیں لے جاسکتے۔ یہ "معاهدہ جاتی سواری" کی اقسام میں سے ایک مخصوص قسم ہے۔

ایک بار جب ٹیکس کی شرح طے ہو جاتی ہے اور اس کا احساس ہو جاتا ہے، تو اس کی شرح میں اضافہ کرنے والے کسی بھی اطلاع نامہ کو ایکٹ کے دفعہ 3 میں منسلک شرائط میں شرطیہ دفعہ قانونی حدود کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ایکٹ کے دفعہ 3 کو ایک شرطیہ دفعہ کی روشنی میں پڑھنا ہوگا۔ اسے اس کا صحیح معنی دیا جانا

چاہیے۔

گر سہائی سیگل بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، پنجاب (1963) 3 ایس سی آر 893 میں، جو سوال اس عدالت کے سامنے زیر غور آیا وہ چارج کرنے کی دفعات کے ساتھ مشینری کی دفعات کی تعمیر تھا۔ موٹروہیکل ایکٹ میں شامل شیڈول مشینری کی فراہمی نہیں ہے۔ یہ قیمت وصول قانونی شق کا ایک حصہ ہے۔

ایکٹ کے ساتھ منسلک شیڈول کو سادہ معنی دینے سے مشینری کی فراہمی ناقابل عمل نہیں ہو جاتی۔ اس نے مقننہ کے واضح ارادے کو شکست سے نہیں روکا۔ اسے مناسب معنی دیا جاسکتا ہے۔

شک یا تنازعہ کی صورت میں، یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے، ٹیکس دہندہ کے حق میں اور محصول کے خلاف تعمیر کی جانی چاہیے۔ (دیکھیں سنیہ انٹرپرائزز بمقابلہ کسٹمز کمشنر، نئی دہلی، (2006) 7 ایس سی سی 714)

میسرز اسپت انڈسٹریز لمیٹڈ بنام کسٹمز کمشنر، ممبئی (جے ٹی (2006) 12 ایس سی سی 379 (2006) 9 اسکیل 652)، اس عدالت نے رائے دی:

"ہماری رائے میں اگر کسی اصول کی دو ممکنہ تشریحات ہیں، ایک جو بنیادی قانون میں کسی شق کے مقصد کو زیر کرتی ہے اور دوسری جو نہیں کرتی ہے، تو ہمیں سابقہ کو اپنانا ہوگا، کیونکہ مؤخر الذکر کو اپنانے سے قاعدہ ایکٹ اختیار سے باہر ہو جائے گا۔"

یہ مزید برآں معروف ہے کہ چھوٹا ہوا معاملہ فراہم نہیں کیا جاسکتا۔

اشوک لنکا بمقابلہ رشی دکشت (2005) 5 ایس سی سی 598 میں، اس عدالت نے رائے دی:

"66- اس سوال کے بارے میں کہ آیا اسے نافذ کیا جاسکتا ہے یا نہیں، اس لیے کمشنر آف ایکسائز کے جاری کردہ سرکلر کے حوالے کے بغیر خود ہی فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ چھوٹا ہوا معاملہ، یہ اچھی طرح سے جانا جاتا ہے،

عدالت کے ذریعہ فراہم نہیں کیا جاسکتا۔ (پی ٹی راجن بمقابلہ ٹی پی ایم ساحر دیکھیں)"

'قانون کی نوعیت اور ذرائع' میں گرے (دوسرا ایڈیشن۔ 1921 پی پی 172-73) نے اس طرح

مشاہدہ کیا:

“تشریح عام طور پر اس طرح کی جاتی ہے جیسے اس کا بنیادی کام یہ دریافت کرنا ہو کہ متقنہ کا اصل معنی کیا ہے۔ لیکن جب کسی متقنہ کا ایک طرح سے یا کسی اور طرح سے کوئی حقیقی ارادہ ہوتا ہے، تو یہ سو بار میں ایک بار نہیں ہوتا ہے کہ اس کے ارادے کے بارے میں کوئی شک پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نام نہاد تشریح کی مشکلات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب متقنہ کا کوئی مطلب نہیں ہوتا ہے۔ جب قانون پراٹھایا گیا سوال اس کے سامنے کبھی نہیں آتا ہے۔ (ایسے معاملات میں) جب حج یہ اعلان کرنے کا دعویٰ کر رہے ہوتے ہیں کہ متقنہ کا کیا مطلب ہے، تو وہ حقیقت میں خود چھوٹا ہوا معاملہ کو پر کرنے کے لیے قانون سازی کر رہے ہوتے ہیں۔”

عدالت نے اپنے فیصلے مسٹر سندور دھن میں چمپا کماری سنگھی اور دیگران بمقابلہ ممبر مجلس مال، مغربی بنگال اور دیگران (اے آئی آر 1970 ایس سی 1108: (1970) 1 ایس سی سی 404) غلط جگہ پر ہے۔ اس معاملے میں، یہ عدالت ایک رضا کارانہ افشاء کرنے کی اسکیم پر غور کر رہی تھی جس کے لیے وہاں مقرر کردہ وقت کی حد تھی۔ درخواست گزار نے قسطوں کی ادائیگی میں کچھ ڈیفالٹ کیے۔ اسکیم کے مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا گیا:

"..... شرطیہ دفعہ (iv) کی زبان اس ارادے کا اظہار کرنے میں بد قسمت تھی اور اب اسے نئے ایکٹ میں درست کر دیا گیا ہے لیکن ارادے ہمیشہ واضح تھے۔ یہاں تک کہ پہلے معاہدے کی جگہ لینے والے دوسرے معاہدے میں بھی وہی شرط حاصل ہوئی۔ تاوان کے معاملے میں رعایت دکھائی گئی اور چھوٹی اقساط طے کی گئیں۔ لیکن سنٹرل مجلس مال نے اس وقت بھی یہ شرط رکھی تھی کہ اوپر بیان کردہ رعایت صرف اس صورت میں دستیاب ہوگی جب ادائیگی کی نظر ثانی شدہ اسکیم پر سختی سے عمل کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، ادائیگی قسطوں کے ذریعے کی جانی تھی اور اس لیے اس رعایت نے شق (iv) کی دفعات کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ حکومت مانگ کی تاریخ سے ایک سال کی حد کی مدت کے بارے میں فکر کیے بغیر کسی بھی قسط کو ہمیشہ قبول کر سکتی تھی، کیونکہ پہلی شق (iv) نے انہیں آخری قسط کی ادائیگی تک انتظار کرنے کا فقرہ دیا تھا۔ قسطوں کی اسکیم نے معاملے کو ذیلی دفعہ (7) کے مرکزی حصے سے نکال دیا اور

اسے شق (iv) فقرہ کے اندر لایا۔

انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (7) سے منسلک پر شرطیہ دفعہ (iv) اس میں غور کے لیے پیش کی گئی جس کا متن درج ذیل ہے:

"دفعہ 42 کی ذیلی دفعہ (1) کی دفعات یا دفعہ 45 شرطیہ دفعہ کے مطابق چھوڑ کر، اس ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی کسی بھی رقم کی وصولی کے لیے کوئی کارروائی اس مالی سال کے آخری دن سے ایک سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد شروع نہیں کی جائے گی جس میں اس ایکٹ کے تحت کوئی مطالبہ کیا گیا ہے:

بشرطیکہ اس میں مذکور ایک سال کی مدت

(iv) جہاں قابل ادائیگی رقم کو قسطوں کے ذریعے ادا کرنے کی اجازت ہے، اس تاریخ سے جس کو اس طرح کی آخری قسط واجب الادا تھی۔

جب کہ اس میں اپیل گزاروں دلیل یہ تھی کہ انہیں صرف دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (1) کے لحاظ سے نادہندہ سمجھا جاسکتا تھا، ریونیو نے دلیل دی کہ یہ معاملہ دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (7) فقرہ (iv) کے تحت آتا ہے جو اس معاملے میں آخری قسط واجب الادا ہونے کی تاریخ سے ایک سال کی حد کا حساب لگانے کی اجازت دیتا ہے۔

یہاں ہم اس طرح کے التزام سے متعلق نہیں ہیں جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 3 میں موجود قیمتیں وصول کرنے کی دفعات کی روشنی میں شیڈول کو نافذ کیا جاسکتا ہے۔

انحصار کو اس عدالت کے کمشنر انکم ٹیکس، سنٹرل کلکتہ بمقابلہ نیشنل تاج ٹریڈرز (1980) 1 ایس سی سی 370 کے فیصلے پر بھی رکھا گیا ہے، جس میں اس عدالت نے رائے دی ہے کہ لفظی تعمیر کی حکمرانی کو اس وقت سے الگ کیا جاسکتا ہے جب یہ واضح طور پر مضحکہ خیز نتیجہ کی طرف لے جائے گا جو مقننہ کا ارادہ نہیں تھا۔

قانون کی مذکورہ بالا تجویز کے حوالے سے کوئی تنازعہ نہیں ہو سکتا۔

تاہم، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں صرف تکرار پور کر، جے نے قانون کو اس طرح بیان کیا ہے:

"..... دوسرے لفظوں میں، پہلے اصول کے تحت عدالت کی طرف سے چھوٹا ہوا معاملہ فراہم نہیں کیا جاسکتا سوائے اس کے کہ واضح ضرورت کی صورت میں اور جب اس کی وجہ خود وضع قانون کے چاروں کونوں میں پائی جائے لیکن ساتھ ہی ساتھ چھوٹا ہوا معاملہ کا آسانی سے اندازہ نہیں لگایا جانا چاہیے اور اس مقصد کے لیے کسی وضع قانون یا دفعہ کے تمام حصوں کو ایک ساتھ سمجھا جانا چاہیے اور کسی دفعہ کی ہر شق کو سیاق و سباق اور اس کی دیگر شقوں کے حوالے سے سمجھا جانا چاہیے تاکہ کسی خاص شق پر رکھی جانے والی تعمیر پورے وضع قانون کا مستقل نفاذ کرے۔ اگر کسی خاص شق کی لفظی تعمیر واضح طور پر مضحکہ خیز یا بے ضابطگی کے نتائج کی طرف لے جاتی ہے جس کا مقصد ارادہ نہیں کر سکتا تھا تو یہ زائد ہوگا۔"

اس سے پہلے مذکورہ دفعات کے اس واضح معنی کو دیکھتے ہوئے، ہماری رائے میں، ایکٹ کے دفعہ 3 میں منسلک شرطیہ دفعہ کی توہین میں ٹیکس کی شرح میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہماری رائے میں یہ اطلاع نامہ جیسا کہ ٹیکس کے طریقے کی بنیاد کو تبدیل کرنا چاہتا ہے، غیر قانونی ہے اور اس طرح اسے برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں زبان غیر واضح ہو جو دو مختلف معانی کو جنم دے؛ ایک ایکٹ کے قابل عمل ہونے کی طرف لے جاتا ہے اور دوسرا بے معنی ہونے کی طرف۔ ایسی صورت میں، قانون کی آئینی حیثیت کے حوالے سے ایک مفروضہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ ٹیکس لگانے والے قانون کی تشریح کرتے ہوئے عدالت تشریح کے سنہری اصول یعنی لفظی تشریح کے اصول کو نافذ کرنے کی کوشش کرے گی اور چھوٹا ہوا معاملہ فراہم نہیں کرے گی۔

ہرڈیو موٹر ٹرانسپورٹ (اوپر) میں، ایم پی موٹر وہیکلز ٹیکسیشن ایکٹ کے پہلے شیڈول کے انٹری IV کی شق (جی) کو اس بنیاد پر ختم کر دیا گیا کہ یہ چارج کرنے کی دفعات کے منافی ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر، متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا جسے اسی کے مطابق الگ کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کی اجازت ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت ہے۔

ایس کے ایس